حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت کے موقع پر خطاب - 22 /Dec/ 2024

بسم اللہ الرحمن الرحیم
و الحمد للہ ربّ العالمین و الصّلاۃ و السّلام علی سیّدنا و نبیّنا ابی القاسم المصطفیٰ محمّد و علی آلہ الاطیبین الاطھرین المنتجبین سیّما بقیّۃ اللہ فی الارضین.

مبارکباد پیش کرتا ہوں سیدہ نساء العالمین اور خاتم النبیینؐ کی جگرگوشہ، حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کے میلادِ مسعود کے موقع پر۔ آج کی ہماری یہ نشست نہایت نورانی، روحانی اور شیریں تھی ؛ آپ بھائیوں اور بہنوں، حاضرینِ محفل، اور پڑھنے والوں نے، حقاً و انصافاً، ہم سب کے لیے اس بابرکت دن کی مطلوبہ معنوی فضا فراہم کیـ خدا آپ سب کو سلامت رکھے اور مزید کامیاب کرے۔ میں ایک مختصر بات حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کے بارے میں، ایک بات مداحی (ذاکری اہلبیتؑ) اور ذاکروں کے متعلق، اور ایک اشارہ موجودہ حالات کے بارے میں عرض کروں گا۔

اللہ تعالیٰ نے دو خواتین کو تمام انسانوں کے لیے، خواہ وہ مرد ہوں یا عورت، نمونہ قرار دیا ہے: "وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ" اور اس کے بعد "وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ" ۔ (2) یہ دو خواتین ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام انسانیت کے لیے مثال اور نمونہ قرار دیا، صرف عورتوں کے لیے نہیں ؛ عورتوں اور مردوں دونوں کے لیے۔ ایک روایت شیعہ اور سنی دونوں طریقوں سے مختلف ذرائع سے نقل ہوئی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: "میری زہرا کا مقام ان دو خواتین سے برتر اور اعلیٰ ہے"۔ (3) یہ جو کہا جاتا ہے کہ یہ ہستیاں نمونہ ہیں، اس کا مطلب صرف فضیلت نہیں ہے — اس بات پر توجہ دیں — بلکہ یہ نمونہ بھی ہیں، ایک بلند چوٹیـ ممکن ہے کہ ہم اس بلندی تک نہ پہنچ سکیں اور یقیناً نہیں پہنچ سکتے، لیکن اس بلندی کی طرف ہمیں حرکت کرنا ہوگیـ فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کی زندگی کے اس مختصر عرصے میں جو رسول اللہؐ کے بعد گزری — دو مہینے، تین مہینے، روایات میں اختلاف ہے — ان کی شخصیت سے جو کچھ ظاہر ہوا، جو کچھ نمایاں ہوا، وہ تمام انسانوں کے لیے، صرف مسلمانوں کے لیے نہیں، نمونہ بن سکتا ہے۔

یہ کہ ایک تنہا خاتون، ایک جوان خاتون، ایک بڑی جماعت، ایک طاقتور حکومت کے خلاف قیام کرے، حق کا دفاع کرے، شجاعت کا مظاہرہ کرے، اور ان کی دلیل تمام صاحبانِ منطق کو قائل کردے، اپنا کام ادھورا نہ چھوڑے اور اپنی زندگی کے آخری دنوں تک — جب مدینہ کی عورتیں ان کی عیادت کو آتی تھیں — انہی حقائق کو، انہی محکم اصولوں کو بیان کرے، یہ وہ چیز ہے جو صرف فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) جیسی بے مثال شخصیت سے ہی ممکن ہے۔ لیکن ان کے ہر عمل میں ہمارے لیے ایک سبق موجود ہے: حق کے لیے قیام، شجاعت، صراحت، دلیل کی قوت، استقامتـ یہ وہی چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: "أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ" ۔ (4) اگر دو افراد ہوں تو اللہ کے لیے قیام کریں، اور اگر دو نہ ہوں، صرف ایک ہوں، تب بھی قیام کریں۔ اس آیت کا حقیقی مصداق فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) ہیں۔

ایک روایت خوارزمی — جو اہل سنت کے علماء میں سے ہیں — نے نقل کی ہے: "قال رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وآلهِ: یا سلمان"۔ نبی اکرمؐ نے یہ بات سلمان سے فرمائی — سلمان جو سب سے قریبی صحابی تھے — پیغمبر نے یہ بات اپنے قریبی ترین ساتھی سے فرمائی: "حبُّ فاطمةَ یَنفَعُ في مائةٍ من المواطنِ ؛ أیسرُ تلكَ المواطنِ الموتُ والقبرُ"۔ (5) میری فاطمہ سے محبت سو مقامات پر تمہارے کام آئے گی، یعنی دنیاوی زندگی کے بعد کے سو مراحل پر ؛ ان میں سب سے آسان مراحل موت اور قبر ہیں۔ یہ حدیث زہرا (سلام اللہ علیہا) کی محبت کے بارے

میں ہے۔ پہلی نظر میں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) سے محبت رکھتے ہیں، تو یہ سعادت آپ کو حاصل ہوگیۓ یہ بالکل درست ہے ؛ اس کا یہ مطلب لینے میں کوئی حرج نہیں۔ آپ کی محبت حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سے آپ کو یہ فائدہ دیتی ہے کہ سو جگہ یہ آپ کے کام آئے گیۓ لیکن جب ہم اس پر غور کرتے ہیں تو اس کا ایک اور مطلب بھی نکلتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ "فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کی محبت آپ سے" یہ فائدہ رکھتی ہے۔

یہ وہ مقام ہے جو ہر کسی کے لیے آسان نہیں۔ پہلا مطلب تو بہت آسان ہے ؛ ہر وہ شخص جو ان کے فضائل دیکھے، ان کا روشن کردار دیکھے، ان سے محبت کرنے لگتا ہے۔ لیکن دوسرا مطلب — کہ وہ آپ سے محبت کریں — یہ مشکل ترین مقام ہے۔

مداح (ذاکرین اہلبیتؑ)وں کی مجلس کے لیے ایک اہم بات یہ ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) ان لوگوں سے محبت کرتی ہیں جو ان کی زندگی کے خصائص کو اپنا نمونہ عمل بنائیں۔ ان خصوصیات میں سے ایک خصوصیت "تبیین" ہے۔ حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) نے ابتدا ہی سے حقائق بیان کرنا شروع کر دیے ؛ وہ حقائق جو لوگ نہیں جانتے تھے یا جانتے ہوئے نظرانداز کر رہے تھے۔ "تبیین" حضرت زہرا (سلام اللہ علیہا) کے اہم ترین کارناموں میں شامل ہے۔

ذاکری، فاطمہ زہرا کی تبیین میں پیروی ہے۔ میں یہاں ضمنی طور پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج ان حضرات نے جو پروگرام پیش کیے، وہ تبیین تھے ؛ یعنی اہل‌بیت (علیہم السلام) سے محبت اور عشق کے اظہار کے ساتھ ساتھ حقائق کو واضح کیا گیا، روزمرہ کے حقائق کو بیان کیا گیا۔ فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) نے بھی اپنے زمانے کے حقائق بیان کیے ؛ ان مسائل کو جو اس وقت پیدا ہوئے تھے اور اس دور کے معاملات تھے۔ روزمرہ کے مسائل کو بیان کرنا ایک بہت اہم فریضہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہؐ کی روایت میں آیا ہے: "اِنَّ المُؤمِنَ یُجاهِدُ بِسَیفِهِ وَ لِسانِه" ؛ (6) مؤمن جہاد کرتا ہے، کبھی اپنی جان کے ساتھ، یعنی محاذ جنگ پر جاتا ہے، کبھی اپنی تلوار کے ساتھ، یعنی ہتھیار استعمال کرتا ہے، اور کبھی اپنی زبان کے ساتھ۔ زبان کے ساتھ جہاد، جہاد کی اہم اقسام میں سے ایک ہے اور بعض اوقات یہ جان کے ساتھ کیے گئے جہاد سے بھی زیادہ مؤثر اور اہم ہوتا ہے۔

آپ مداح (ذاکرین اہلبیتؑ) برادران جو اس مجلس میں موجود ہیں اور تمام ملک کے مداح (ذاکرین اہلبیتؑ) حضرات جو اس بات کے مخاطب ہیں: زبان کے ذریعے جہاد۔ آپ کے پاس اس جہاد کے وسائل موجود ہیں ؛ آپ کے پاس ایک مرکب فن ہے۔ مداحی (ذاکری اہلبیتؑ) ایک مرکب فن ہے ؛ اس کا قالب بھی فن ہے، اس کا مضمون بھی فن ہے ؛ لفظ بھی فن ہے اور معنی بھی فن ہے۔ یعنی یہاں کئی فنون آپس میں مل کر مداحی کو تشکیل دیتے ہیں۔ ہمیں مداحی (ذاکری اہلبیتؑ) کی قدر کرنی چاہیے ؛ ہم سب کو بھی اور مداحوں (ذاکرین اہلبیتؑ) کو بھیۓ مداحی (ذاکری اہلبیتؑ) ی کئی فنون کا مجموعہ ہے: آواز کا فن، طرز کا فن، شعر کا فن، مجمع کو قابو میں رکھنے کا فن — جو خود ایک بڑی مہارت ہے — اور عوام سے ڈائریکٹ رابطے کا فنۓ آپ مجازی دنیا میں عوام سے ڈائریکٹ نہیں ہوتے لیکن حقیقی مجلس میں، آپ عوام سے بات کرتے ہیں، ان کے سامنے ہوتے ہیں ؛ یہ خود بھی ایک بڑا فن ہے۔ اس لیے مداحی (ذاکری اہلبیتؑ) ایک مکمل میڈیا ہے ؛ چونکہ یہ ایک میڈیا ہے، تو یہ تبیین کا ذریعہ بن سکتا ہے ؛ ایک اہم ذریعہۓ

آج ہمیں تبیین کی ضرورت ہے۔ آج، شبہات پیدا کرنا دشمن کی بنیادی سرگرمیوں میں سے ایک ہے۔ وہ منصوبہ بندی کرتے ہیں، کچھ چیزیں خبروں میں ہیں جو آپ بھی دیکھتے ہیں، اور کچھ خبریں آشکار نہیں ہیں لیکن ہمیں معلوم ہیں۔ وہ منصوبہ بندی کرتے ہیں اور پیسہ خرچ کرتے ہیں تاکہ ذہنوں کو حقیقت سے دور کریں۔

کون ان کا جواب دے گا؟ کون اس کج روش کو درست کرے گا؟ کون تبیین کرے گا؟ آپ ان افراد میں شامل ہیں جو یہ بڑا کام کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کی مداحی (ذاکری اہلبیتؑ) کی تحریک آگاہی پیدا کرنے والی ہو — سب سے پہلے آگاہی — پھر امید پیدا کرنے والی ہو، یعنی مایوس کرنے والی نہ ہو، اور پھر متحرک کرنے والی ہو، تو آپ نے ایک بڑا اور بنیادی کام انجام دیا ہے جو بہت سے دوسرے تبلیغی ذرائع کے ذریعے حاصل نہیں ہوتا۔ آپ دشمن کی خوف پھیلانے کی مہم کے خلاف لڑ سکتے ہیں — دشمن کے اہم کاموں میں سے ایک خوف پھیلانا ہے — آپ دشمن کی تفرقہ انگیزی کے خلاف لڑ سکتے ہیں، آپ دشمن کی مایوسی پیدا کرنے کی کوششوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ دیکھیں! جو باتیں میں عرض کر رہا ہوں، ان میں سے ہر ایک ایک بنیادی عنصر ہے ؛ معاشرے کو زندہ رکھنے کے لیے، اور وہ چیزیں جو آپ نے یہاں بیان کیں کہ "ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے"، "ہم اسلام کا پرچم جولان کی سرزمین پر بلند کریں گے"، "ہم شام کے مقدس حرم کا دفاع کریں گے"، وغیرہ، ان سب کے لیے ضروری ہے کہ دشمن کی خوف پھیلانے کی مہم کے خلاف لڑا جائے، دشمن کی تفرقہ انگیزی کے خلاف لڑا جائے، اور دشمن کی مایوسی پیدا کرنے کی کوششوں کا مقابلہ کیا جائے۔ دشمن کا اہم ہتھیار خوف پیدا کرنا ہے۔ آپ طاقتور ہیں، لیکن وہ آپ کی کمزوری کا پروپیگنڈہ کرتے ہیں تاکہ آپ کو ڈرائیں ؛ آپ کے پاس وسائل موجود ہیں، لیکن وہ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ آپ کے پاس کچھ نہیں تاکہ آپ کو مایوس کریں۔ ان باتوں پر توجہ دینی چاہیے۔

اوائلِ اسلام میں، جنگ احد کے دوران مسلمانوں کو نقصان پہنچا ؛ ایک شخصیت جیسے حمزہ سیدالشہدا شہید ہو گئے ؛ ایک شخصیت جیسے علی بن ابی طالب (علیہ السلام)، امیرالمؤمنین، مکمل طور پر زخمی ہو گئے ؛ خود رسول اکرمؐ کو زخم پہنچا ؛ کئی افراد شہید ہوئے۔ جب یہ لوگ مدینہ واپس آئے تو منافقین نے دیکھا کہ وسوسہ پیدا کرنے اور اس صورتحال سے پروپیگنڈہ کا فائدہ اٹھانے کے لیے یہ ایک بہترین موقع ہے، تو انہوں نے وسوسے ڈالنا شروع کیے: "اِنَّ النّاسَ قَد جَمَعوا لَکُم فَاخشَوهُم" ؛ (7) کہنے لگے: "سب لوگ تمہارے خلاف اکٹھے ہو چکے ہیں، ڈرو"۔ انہوں نے ایسی باتیں کرنا شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے پر وحی نازل کی ؛ قرآن کی آیت فرماتی ہے: "اِنَّما ذٰلِکُمُ الشَّیطانُ یُخَوِّفُ اَولِیاءَهُ فَلا تَخافوهُم" ؛ (8) یہ شیطان ہے جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے، ان سے نہ ڈرو۔ قرآن کی اس مضبوط گرفت نے منافقین کے وسوسے ڈالنے والوں کا منہ بند کر دیا۔ آج اس "اِنَّما ذٰلِکُمُ الشَّیطان" کو آپ کو بیان کرنا چاہیے ؛ ادب، شعر اور فکر کے ماہرین بیٹھیں اور غور کریں ؛ مخاطب کے لیے قابل قبول اور دلکش منطق ترتیب دیں، اسے شعر کی شکل میں، مداحی (ذاکری اہلبیتؑ) کی طرز کے ساتھ، اور مداحی (ذاکری اہلبیتؑ) اور اہلبیت کی ستائش کے مستند منبر سے لوگوں تک پہنچائیں۔ "اِنَّما ذٰلِکُمُ الشَّیطانُ یُخَوِّفُ اَولِیاءَهُ"۔

آج ہمارے خطے کی خبروں کا محور شام کے مسائل ہیں۔ میں تجزیہ نہیں کرنا چاہتا، دوسروں کو کرنے دیں۔ لیکن اس بارے میں میرے کچھ نکات ہیں:

پہلا نکتہ۔ ایک فسادی گروہ، بیرونی حکومتوں کی مدد، ان کی منصوبہ بندی اور سازش کے ذریعے، شام کے اندرونی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، ملک کو عدم استحکام اور انتشار کی طرف لے گیا۔ دو تین ہفتے قبل میں نے یہیں ایک تقریر میں کہا تھا (9) کہ امریکہ کا ممالک پر تسلط کا منصوبہ دو میں سے ایک چیز ہے: یا تو ایک استبدادی حکومت قائم کریں جس کے ساتھ وہ معاملہ کرسکیں، اس سے بات کریں، ملک کے وسائل آپس میں بانٹ لیں ؛ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر انتشار اور فساد۔ شام میں یہ انتشار پر ختم ہوا ؛ انہوں نے انارکی پیدا کیا۔ اب امریکی، صہیونی حکومت اور ان کے حامی، اپنی طرف سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کامیاب ہوگئے ہیں اور اسی لیے بڑی بڑی باتیں کر رہے ہیں۔ شیطان کے پیروکاروں کی خاصیت یہ ہے کہ جب وہ کامیابی کا گمان کرتے

ہیں، ان کی زبان قابو میں نہیں رہتی، فضول باتیں کرتے ہیں، بے معنی گفتگو کرتے ہیں۔ یہ آج فضول باتیں کر رہے ہیں۔ ایک امریکی عہدیدار، اپنی فضول گوئی میں یہ کہتا ہے: ''جو بھی ایران میں انتشار پیدا کرے، ہم اس کی مدد کریں گے۔'' اس کی بات کا خلاصہ یہی ہے ؛ وہ اسے صاف الفاظ میں نہیں کہتا، لیکن بات واضح ہے کہ یہی کہنا چاہتا ہے۔ احمقوں نے کباب کی خوشبو سونگھ لی ہے! پہلا نکتہ یہ ہے کہ ایرانی قوم ہر اس شخص کو، جو اس معاملے میں امریکہ کی غلامی قبول کرے، اپنے پختہ قدموں تلے روند دے گی۔

دوسرا نکتہ۔ صہیونی عنصر فتح کا دعویٰ کرتا ہے، خود کو فاتح کے طور پر پیش کرتا ہے اور بڑی بڑی باتیں کرتا ہے۔ بدبخت! تم کہاں فتح یاب ہوئے؟ غزہ میں فتح یاب ہوئے؟ آدمی چالیس ہزار سے زائد خواتین اور بچوں کو بموں سے مارے اور ان مقاصد میں سے ایک بھی حاصل نہ کرسکے جو پہلے اعلان کیے تھے، کیا یہ فتح ہے؟ کیا تم نے حماس کو نابود کردیا؟ کیا تم نے اپنے قیدیوں کو غزہ سے آزاد کرا لیا؟ کیا تم نے کہا تھا کہ حزب اللہ کو ختم کرنا ہے، اور ایک عظیم شخصیت جیسے سید حسن نصر اللہ کو شہید کر دیا؟ کیا تم حزب اللہ کو ختم کرسکے؟ حزب اللہ زندہ ہے، فلسطینی مزاحمت زندہ ہے، حماس زندہ ہے، جہاد زندہ ہے ؛ تم فتح یاب نہیں ہوئے، تم شکست خوردہ ہو۔ ہاں، شام میں تمہارے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں تھی، ایک سپاہی بھی تمہارے سامنے نہیں آیا، اور تم نے چند کلومیٹر ٹینکوں اور فوجی سازوسامان کے ساتھ پیش قدمی کی ؛ لیکن یہ فتح نہیں ہے ؛ تمہارے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں تھی، یہ فتح نہیں ہے۔ البتہ، شامی بہادر جوان بے شک تمہیں یہاں سے نکال باہر کریں گے۔

تیسرا نکتہ۔ مختلف پروپیگنڈے میں — کیونکہ ان کا سامنا اسلامی جمہوریہ سے ہے — وہ مسلسل کہتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ نے اپنے نیابتی قوتوں کو خطے میں کھو دیا ؛ یہ ایک اور غلط بات ہے۔ اسلامی جمہوریہ کی نیابتی قوتیں نہیں ہیں ؛ یمن لڑتا ہے کیونکہ وہ مومن ہے ؛ حزب اللہ لڑتی ہے کیونکہ ایمان کی طاقت اسے میدان میں کھینچ لاتی ہے ؛ حماس اور جہاد لڑتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ انہیں اس کام پر مجبور کرتا ہے۔ یہ لوگ ہماری نیابت نہیں کرتے ؛ اگر ہم کبھی کچھ قدم اٹھانے کا فیصلہ کریں تو ہمیں نیابتی قوتوں کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ یمن، عراق، لبنان، فلسطین کے باشرف اور مومن مرد، اور ان شاء اللہ جلد شام میں بھی، موجود ہیں اور رہیں گے۔ یہ لوگ خود اپنے لیے ظلم اور جرم کے خلاف لڑ رہے ہیں، صہیونی حکومت کے خلاف لڑ رہے ہیں ؛ ہم بھی لڑ رہے ہیں اور ان شاء اللہ اس حکومت کو خطے سے مٹا دیں گے۔

جو بات میں عرض کر رہا ہوں، یہ کوئی سیاسی بیان نہیں ہے ؛ یہ وہ حقائق ہیں جنہیں ہم نے قریب سے محسوس کیا ہے۔ یہ جاننا آپ کے لیے اچھا ہے: حزب اللہ لبنان ایک با شرف، مضبوط اور فولادی قوت کا مجموعہ ہے جو لبنان کے ۱۹۸۰ کی دہائی کے فسادات سے ابھرا۔ اس وقت پورے علاقے کو اندرونی جنگوں، فسادات اور عدم استحکام سے ہلا دیا گیا تھا ؛ اس عدم استحکام کے درمیان، حزب اللہ نے موقع پیدا کیا اور ابھرے۔ ہمارے عزیز شہید سید حسن نصر اللہ سے پہلے، مرحوم سید عباس موسوی اور دیگر بھی تھے، وہ بھی شہید ہوئے ؛ ان کی شہادت نے حزب اللہ کو کمزور نہیں کیا، اگر یہ نہ کہا جائے کہ مضبوط کیا۔ آج بھی یہی صورتحال ہے، کل بھی یہی ہوگا۔ اگر ہم متوجہ رہیں، ذمہ داری کا احساس کریں، اور اپنے دل و زبان کی بات کو عمل کے ذریعے ظاہر کریں، تو خطرات میں سے مواقع پیدا ہوں گے۔

میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ شام میں بھی، ایک با شرف، مضبوط گروہ ابھرے گا۔ شامی جوانوں کے پاس کھونے کو کچھ نہیں ہے ؛ ان کی یونیورسٹی غیر محفوظ ہے، ان کے اسکول غیر محفوظ ہیں، ان کے گھر غیر محفوظ ہیں، ان کے محلے غیر محفوظ ہیں، ان کی زندگی غیر محفوظ ہے ؛ وہ کیا کریں؟ انہیں اپنی قوت ارادی کے ساتھ ان لوگوں کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا جنہوں نے اس عدم تحفظ کی سازش کی اور اسے عملی جامہ پہنایا، اور ان شاء

اللہ وہ ان پر غالب آئیں گے۔ خدا کے فضل و کرم سے، خطے کا کل، آج سے بہتر ہوگا۔

و السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

1. اس ملاقات کے آغاز میں کچھ ذاکرین مداحوں نے اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام کے فضائل و مناقب بیان کیے اور اس سلسلے میں اشعار پڑھے۔
2. سورۂ تحریم، آیت 11 12، اوراللہ اہلِ ایمان کے لیے فرعون کی بیوی (آسیہ) کی مثال پیش کرتا ہے ... اور (دوسری) مثال مریم بنت عمران کی ...
3. منجملہ، ابن شہر آشوب، مناقب آل ابی طالب، جلد 3، صفحہ 323، سیوطی، در المنثور، جلد 2، صفحہ 23
4. سورۂ سبا، آیت 46، تم دو، دو ایک ایک ہو کر خدا کے لیے کھڑے ہو جاؤ ...
5. مقتل الحسین (علیہ السلام) جلد 1، صفحہ 100
6. تفسیر نمونہ، جلد 15، صفحہ 383
7. سورۂ آل عمران، آیت 173، ... لوگوں نے تمہارے خلاف بڑا لشکر جمع کیا ہے لہذا ان سے ڈرو۔
8. سورۂ آل عمران، آیت 175، دراصل یہ شیطان تھا جو تمہیں اپنے حوالی موالی (دوستوں) سے ڈراتا ہے تم ان سے نہ ڈرو ...
9. پورے ملک سے آئے بسیجیوں (رضاکاروں سے ملاقات میں خطاب، 25/11/2024)